بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّ حۡمٰنِ الرَّ حِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِالۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

کچھ ''اِقرأ'' کے بارے میں

''وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُواْ كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُواْ أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ أَلاَ إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَـكِن لَّا يَعْلَمُونَ☆
وَإِذَا لَقُواْ الَّذِينَ آمَنُواْ قَالُواْ آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْاْ إِلَى شَيَاطِينِهِمْ قَالُواْ إِنَّا مَعَكْمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ☆اللّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ
وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ'' (بقرہ۔۱۴تا۱۶)

اور جب اُنہیں کہا جائے کہ ایمان لے آؤ جس طرح اور لوگ ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں کہ کیا ہم ایمان لائیں جس طرح بیوقوف (لوگ) ایمان لائے ہیں۔ یاد رکھو! وہ خود ہی بیوقوف ہیں مگر جانتے نہیں۔ اور جب وہ اُنہیں ملتے ہیں جو ایمان لے آئے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لے آئے ہیں اور جب وہ اپنے سرغنوں سے علیحدگی میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم یقیناً تمہارے ساتھ ہیں ہم اُن (مومنوں) سے صرف ہنسی کر رہے تھے۔ اللہ اُنہیں (اُنکی) ہنسی کی سزا دیگا اور اُنہیں اپنی سرکشیوں میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دے گا۔

خاکسار کے دعویٰ غلام مسیح الزماں کو بغور وفکر پڑھنے والے چند اِبتدائی احباب میں جناب طارق بلوچ صاحب بھی شامل ہیں۔ اُنہیں میرے دعویٰ غلام مسیح الزماں پر کامل اِنشراح صدر ہے۔ وہ یقین رکھتے ہیں کہ احمدیہ خلافت راشدہ کی صف ۱۹۱۴ء میں لپیٹ دی گئی تھی اور اِسکی جگہ مغلئ ملوکیت اور اُسکے ذاتی ایجنڈے (agenda) نے لے لی ہے۔ اُن کے بقول خلیفہ ثانی نے دانستہ یا نادانستہ طور پر اللہ کی قسمیں کھا کر اہل جماعت کے مذہبی اِعتقادات کو خریدا اور اُنہیں ورغلایا اور گمراہ کیا۔ اور ہماری جماعتی تاریخ میں اپنی مذہبی سلطنت کو توسیع دینے کیلئے اللہ کے نام کا بے دریغ استعمال کیا۔ وہ یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ خلیفہ ثانی کو اپنی خاندانی خلافت کی راہ میں ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی (جو کسی آنے والے کی خبر دیتی تھی) کے حائل ہونے کا ڈر تھا۔ کھٹکا تھا۔ کہ وہ کسی بھی وقت رنگ میں بھنگ ڈال سکتی ہے۔ سو طارق صاحب کی نظر میں اِس اِمکانی ''خطرے'' (مصلح موعود کی بعثت) کا تدارک یوں کر دیا گیا کہ مصلح موعود کا جھوٹا دعویٰ کر کے مذکورہ اِلہامی پیشگوئی کو قبل از وقت ہی ''قومیا'' (Nationalized) کر اپنی تحویل میں لے لیا گیا تا کہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری۔ عزیزم طارق صاحب صمیم قلب سے یقین رکھتے ہیں کہ موجودہ جماعت احمدیہ قادیانی گروپ میں۔۔۔ (۱) اِسلام بغیر رُوح کے ہے (۲) عدم اِنصاف ہے (۳) قول وفعل میں تضاد ہے (۴) اظہار رائے اور آزادی ضمیر پر پابندی ہے (۵) گھٹن اور مافیا (mafia) طرز کی فضا ہے (۶) عہدوں کا گورکھ دھندا ہے (۷) جبر ہے (۸) خفیہ نگرانی ہے (۹) خوف وہراس ہے (۱۰) اور اَسیری ہی اَسیری ہے۔۔۔۔ وغیرہ وغیرہ۔

جس احمدی کا ذہن اتنا کھلا ہوا ور وہ موجودہ قادیانی سیٹ اپ (set up) کو اتنا غلط اور گمراہ سمجھتا ہو تو پھر ایسے سیٹ اَپ کیساتھ وہ کس طرح چل سکتا ہے۔؟ میرے عزیز دوست کو اُنکی اِسی حقائق پرستی کی وجہ سے ''عدم تعاون اور نظام جماعت پر اعتراض'' کی شق لگا کر ۳۔

جولائی ۲۰۰۶ء کو جماعت احمدیہ سے خارج کر دیا گیا۔ افرادِ جماعت مشاہدہ کریں اور دیکھیں کہ نظام جماعت مظلوم احمدیوں کیساتھ کس طرح پیش آتا ہے اور پھر اُنکی عزت نفس اور خودداری کی دھجیاں کس طرح اُڑاتا ہے۔؟ اُخراج کے بعد اُنہوں نے اپنی معافی اور انصاف کے واسطے خلیفہ سے لے کر جماعت احمدیہ جرمنی کے جملہ عہدیداروں، مربیوں اور قضاء کے دروازے کھٹکھٹائے لیکن اُنکی کسی جگہ پر بھی شنوائی نہ ہوئی اور ہوتی بھی کیسے کہ نظام جماعت اپنے اندر اپنے نافی اور ناقد کو کس طرح برداشت کر سکتا تھا۔؟ مایوس ہو کر عزیزم طارق صاحب نے جون۔ جولائی ۲۰۰۷ء میں خاکسار سے درخواست کی کہ وہ بھی آپکے اصلاحی ایجنڈے میں بطور معاون شامل ہونا چاہتا ہے۔ خاکسار نے اُنکی اِس درخواست کو بخوشی قبول کر لیا۔ جناب طارق صاحب نے جماعت احمدیہ میں پیدا شدہ متعدد خرابیوں کی اصلاح اور ''احباب جماعت کی ہمہ جہت تعلیم و تربیت اور وسعت فکر و نظر کیلئے'' ایک پروگرام بعنوان ''اِقرأ'' شروع کرنا چاہا اور ساتھ ہی مجھ سے درخواست کی کہ فی الوقت آپ ''اِقرأ'' اپنے نام پر ہی شروع کریں۔ خاکسار نے اِنکی یہ درخواست بھی قبول کر لی۔ یہ یاد رہے کہ ''اِقرأ'' میں چند سوالات میں نے بھی لکھے ہیں لیکن چونکہ طارق صاحب کی یہ خواہش تھی کہ ''اِقرأ'' پروگرام وہی لکھیں گے لہٰذا خاکسار نے اُنہیں اِس کا بھرپور موقع دیا۔ پچھلے سال یعنی ۲۰۰۹ء میں ''جماعت احمدیہ اِصلاح پسند'' کا قیام عمل میں آیا۔ عزیزم طارق صاحب کو جماعت احمدیہ سے منسلک ہونے کے باوجود ''جماعت احمدیہ اِصلاح پسند'' کی الگ سے ایک شناخت، ضرورت اور رجسٹریشن کیوں۔؟ سوال کا جواب تحریر کرنے کا موقع بھی ملا ہے۔ وہ یقین رکھتے ہیں کہ اس وقت حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی نمائندہ جماعت صرف اور صرف جماعت احمدیہ اِصلاح پسند ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اِمسال ۱۲ جنوری ۲۰۱۰ء کو ''جماعت احمدیہ اِصلاح پسند'' کی رجسٹریشن کروانے اور اِس کا ممبر بننے کی بھی سعادت عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں اِنکی نیک کاوشوں کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے عزیز دوست کو بہت ساری خوبیوں سے نوازا ہے۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ اِنکی کمزوریوں کو دور فرماتے ہوئے اِنکی خوبیوں کو جلا بخشے آمین۔

خاکسار

عبدالغفار جنبہ/کیل۔ جرمنی

۳۔ جون ۲۰۱۰ء

☆☆☆☆☆☆☆